Al-Mīthāq ***(Research Journal of Islamic Theology)***
ISSN: 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
Volume 05, **Issue** 03, July - September 2026, **PP**: 189-201
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article QR

ٹیسٹ ٹیوب بے بی: فقہِ اسلامی اور جدید طبّی تحقیقات کی روشنی میں ایک تجزیاتی مطالعہ

Test-Tube Baby: An Analytical Study in the Light of Islamic Jurisprudence and Modern Medical Research

1. Dr. Mufti Muhammad Shafeeq muhammad.shafeeq@giu.edu.pk	*Professor / HOD,* *Green International University, Lahore.*
2. Shahid Raza shahidrazapak@gmail.com	• *Librarian, Minhaj University Lahore.* • *Ph. D Scholar,* *Green International University, Lahore.*
3. Hafiz Waqar Ahmad hafizwaqar611@gmail.com	*Ph. D Scholar,* *Green International University, Lahore.*

How to Cite:	Dr. Mufti Muhammad Shafeeq, Shahid Raza and Hafiz Waqar Ahmad. 2026: "Test-Tube Baby: An Analytical Study in the Light of Islamic Jurisprudence and Modern Medical Research". Al-*Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)* 5 (03): 189-201.
Article History:	**Received**: 12-07-2026 / **Accepted**: 03-09-2026 / **Published**: 10-09-2026

Copyright:	**©The Authors**
Licensing:	This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.
Conflict of Interest:	Author(s) declared no conflict of interest.

Abstract & Indexing

DRJI, Advanced Science Index, CiteFactor, Asian Research Index, SCI, Google Scholar, تحقیقات، اردو جرائد اشاریہ, ADL Asian Digital Library, EuroPub

Publisher

HIRA INSTITUTE
of Social Sciences Research & Development

ٹیسٹ ٹیوب بے بی: فقہِ اسلامی اور جدید طبّی تحقیقات کی روشنی میں ایک تجزیاتی مطالعہ

Test-Tube Baby: An Analytical Study in the Light of Islamic Jurisprudence and Modern Medical Research

1. **Dr. Mufti Muhammad Shafeeq**
Professor / HOD, Green International University, Lahore.
muhammad.shafeeq@giu.edu.pk

2. **Shahid Raza**
- *Librarian, Minhaj University Lahore.*
- *Ph. D Scholar, Green International University, Lahore.*

shahidrazapak@gmail.com

3. **Hafiz Waqar Ahmad**
Ph. D Scholar, Green International University, Lahore.
hafizwaqar611@gmail.com

Abstract

This article explores the multifaceted discourse surrounding the legitimacy of In Vitro Fertilization (IVF), commonly known as the "test-tube baby" procedure, in the light of Islamic jurisprudence and modern medical research. As a significant advancement in reproductive medicine, IVF has offered new hope to couples experiencing infertility. However, its application raises complex ethical, legal, and religious questions that require careful examination. This study analyzes the permissibility of IVF through three principal dimensions: medical and social necessity, religious jurisprudence, and legal and ethical considerations. The medical and social dimension examines IVF as a therapeutic intervention for infertility, highlighting its role in enabling couples to conceive and establish families. The religious dimension explores the perspectives of major world religions, with particular emphasis on Islamic jurisprudence, which generally permits IVF when it is undertaken by a legally married couple during the subsistence of their marriage and involves only their own reproductive materials. The legal and ethical dimension addresses key concerns, including the status and management of surplus embryos, third-party involvement through gamete donation or surrogacy, and the preservation of lineage (nasab). The study concludes that IVF constitutes a significant medical intervention for addressing infertility; however, its application must be guided by appropriate ethical principles, sound medical practices, and relevant legal and religious frameworks to safeguard lineage, uphold the rights of the parties involved, and protect the welfare of the resulting child.

Keywords: *IVF, Test-Tube Baby, Reproductive Ethics, Bioethics, Infertility, Legitimacy, Religious Perspective.*

تمہید

ٹیسٹ ٹیوب بے بی (Test-Tube Baby) یا (IVF ان وٹرو فرٹیلائزیشن) کی تاریخ علمِ طب میں ایک بہت بڑا انقلاب ہے، جس نے کروڑوں بے اولاد جوڑوں کو امید فراہم کی۔ ٹیسٹ ٹیوب بے بی (Test Tube Baby) بانجھ پن کے علاج کا

ایک جدید سائنسی طریقہ ہے، جسے طبی زبان میں وٹرو فرٹیلائزیشن (IVF) کہتے ہیں۔ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا یہ ہر گز مطلب نہیں کہ بچہ مکمل طور پر ٹیسٹ ٹیوب میں پیدا ہوتا ہے۔ اس عمل میں، عورت کے بیضہ دانی (Eggs) اور مرد کے سپرم (Sperms) کو جسم سے باہر لیبارٹری میں ملا کر فرٹیلائز کیا جاتا ہے۔ جب فرٹیلائزیشن کے نتیجے میں ایمبریو (Embryo) بن جاتا ہے، تو اسے واپس عورت کے رحم (Uterus) میں منتقل کر دیا جاتا ہے، جہاں وہ قدرتی طور پر نشوونما پاتا ہے۔ یہ طریقہ کار ان جوڑوں کے لیے ہے جن میں تولیدی مسائل، جیسے بند ٹیوبز، کم سپرم کاؤنٹ، یا دیگر پیچیدگیاں ہوں۔ اس میں ICSI انٹرا سائٹوپلاسمک سپرم انجکشن جیسے مزید جدید طریقے بھی شامل ہو چکے ہیں۔ انٹرا سائٹوپلاسمک سپرم انجکشن یعنی ICSI دراصل IVF کی ہی ایک انتہائی جدید اور ترقی یافتہ شکل ہے، جو خاص طور پر ان صورتوں میں استعمال کی جاتی ہے جہاں مردانہ بانجھ پن کے مسائل زیادہ ہوں۔ اس طریقہ کار کے مراحل درج ذیل ہوتے ہیں:

1. انڈوں کا حصول: بالکل IVF کی طرح خاتون کو ادویات دی جاتی ہیں تاکہ زیادہ انڈے بنیں، جنہیں بعد میں ایک چھوٹے سے عمل کے ذریعے نکال لیا جاتا ہے۔
2. سپرم کا انتخاب: سپرم کے نمونے میں سے سب سے متحرک اور صحت مند نظر آنے والے سپرم کا انتخاب کیا جاتا ہے۔
3. انجکشن کا عمل: ایک انتہائی باریک شیشے کی سوئی (Pipette) کے ذریعے سپرم کو پکڑ کر انڈے کے اندر پہنچا دیا جاتا ہے۔
4. معائنہ: اگلے 24 گھنٹوں میں دیکھا جاتا ہے کہ فرٹیلائزیشن/Fertilization (جب نر کے جرثومے (Sperm) اور مادہ (Female) کے انڈے (Egg) کا ملاپ ہوتا ہے، تو اس عمل کو فرٹیلائزیشن کہتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں بننے والے پہلے خلیے کو Zygote کہا جاتا ہے۔
5. منتقلی: جب ایمبریو (جنین) بن جاتا ہے، تو اسے ماں کے رحم میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔

اس میں کامیابی کی شرح اور فوائد ICSI میں ہیں۔ فرٹیلائزیشن کی شرح تقریباً 50٪ سے 80٪ تک ہوتی ہے۔ ICSI اور سادہ IVF میں فرق کو اگر دیکھا جائے تو سادہ IVF میں ایک پیٹری ڈش (Dish) کے اندر انڈے کے گرد ہزاروں سپرمز چھوڑ دیے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی ایک قدرتی طور پر انڈے میں داخل ہو کر اسے فرٹیلائز کرتا ہے۔ اس کے برعکس، ICSI میں ماہرِ جنین (Embryologist) ایک مائیکرو اسکوپ کے نیچے ایک باریک سوئی کے ذریعے صرف ایک صحت مند سپرم کو براہِ راست انڈے کے مرکز میں داخل کر دیتا ہے۔

ٹیسٹ ٹیوب بے بی (Test-Tube Baby) پر بحث کے حوالے سے اہم نکات درج ذیل ہیں:

- بیضہ دانی کی تحریک :(Ovarian Stimulation) انڈے پیدا کرنے کے لیے دوائیں۔
- انڈے کی بازیابی :(Egg Retrieval) انڈے نکالنا۔
- فرٹیلائزیشن :(Fertilization) لیبارٹری میں سپرم کے ساتھ ملانا۔
- جنین کی منتقلی :(Embryo Transfer) رحم میں رکھنا۔

جب شوہر اور اس کی اہلیہ میں ٹیسٹ ٹیوب بی بی (Test-Tube Baby) کی اجازت صرف اس صورت میں ہے کہ کسی ڈاکٹر سے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا طریقہ کار معلوم کر کے شوہر اپنا مادہ منویہ خود یا بیوی اپنے شوہر کا مادہ منویہ اپنے رحم میں داخل کرے اور اس میں کسی تیسرے فرد کا بالکل عمل دخل نہ ہو) یعنی کسی مرحلے میں بھی شوہر یا بیوی میں سے کسی کا ستر کسی مرد یا عورت کے

سامنے نہ کھلے، نہ ہی چھوئے تو اس کی گنجائش ہے، لہٰذا اگر شوہر اور اس کی بیوی میں مذکورہ عمل کے لیے کسی تیسرے شخص کی مدد لی جائے گی تو یہ عمل شرعًا جائز نہیں ہو گا۔

بنیادی شرعی اصول

بچے کی تخلیق میں ان دونوں (مرد و عورت) کا پانی ہی اصل نطفہ ہے جس کو ہم بیج بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہاں پر چاول کی پنیری کی مثال درست رہے گی کہ چاول سے پنیری ایک جگہ پر تیار ہوتی ہے جبکہ اس کی پرورش اور اس پر پھل دوسرے کھیت میں ہوتی ہے تو اصل چاول کی قسم / نسل تو وہی رہتی ہے۔ اِسلام میں نسل کی حفاظت) حفظِ نسب (مقاصدِ شریعہ میں سے ایک اہم مقصد ہے) قرآن مجید میں ارشاد ہے:

> وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا[1]
>
> اور یقیناً ہم نے بنی آدم کو عزت و تکریم عطاء کی اور انہیں خشکی اور تری میں سواریاں دیں اور انہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق عطاء کیا اور اپنی بہت سی مخلوقات پر انہیں نمایاں فوقیت بخشی۔

عورت کے بیضہ دان سے جو نالی رحم (Uterus) کی طرف جارہی ہے (Fallopian Tube) ماہواری کے چودھویں دن اس میں سے انڈا نکلتا ہے، اسی وقت عملِ تزویج کرنے سے مرد کا تولیدی جرثومہ (Sperms) بیضہ دانی کی اس نالی میں پہنچ کر نسوانی انڈے (Ovum) میں داخل ہو جاتا ہے، اس کے بعد اس انڈے میں خلیے (Cells) بننے کا عمل شروع ہوتا ہے اور وہ کاشت شدہ انڈا (Fertilized Egg) اس نالی سے رحم کی طرف سفر شروع کر دیتا ہے اور نو دن کے بعد اس انڈے میں سولہ خلیے بن جاتے ہیں اور خلیات کا وہ مجموعہ رحم میں پہنچ جاتا ہے اور اس کے بعد بچہ بننے کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ اگر کسی خرابی کی وجہ سے یہ کاشت شدہ انڈا خلیات میں منتقل ہو کر رحم میں نہ آ سکے تو اس مرحلہ کے حصول کے لیے ٹیسٹ ٹیوب (Tube) کی ضرورت پیش آتی ہے، یہ خرابی مرد کی بھی ہو سکتی ہے اور عورت کی بھی۔ مرد کے جرثومے اور نسوانی انڈے کو ایک ٹیوب میں رکھ دیتے ہیں اور اس ٹیسٹ ٹیوب میں جدید میڈیکل سائنس نے ایسی صلاحیت پیدا کر دی ہے کہ اس ٹیوب میں نسوانی نالی (FALLOPIAN TUBE) کی طرح عمل ہوتا ہے، مرد کا جرثومہ نسوانی انڈے میں داخل ہو جاتا ہے اور اس میں خلیات بننے کا عمل شروع ہو جاتا ہے اور جب اس میں سولہ خلیات بن جاتے ہیں تو ان کو عورت کے رحم میں رکھ دیا جاتا ہے۔

اب مرد اور عورت کی الگ الگ خرابیاں بیان کریں گے جن کی وجہ سے ٹیسٹ ٹیوب بے بی (TEST TUBE BABY) کی ضرورت پیش آتی ہے۔ مرد کی وہ خرابیاں جن کی وجہ سے کاشت شدہ انڈا خلیات میں منتقل ہو کر رحم میں نہ پہنچ سکے، حسبِ ذیل ہیں:

- مرد میں تولیدی جرثومے ہوں لیکن وہ کسی خرابی کی وجہ سے عملِ تزویج پر قادر نہ ہو، اس صورت میں مرد کے تولیدی جرثومے اور عورت کے انڈے حاصل کر کے ٹیوب میں رکھ دیتے ہیں اور جب اس میں مطلوبہ خلیات بن جاتے ہیں تو ان کو رحم میں منتقل کر دیتے ہیں۔
- مرد عملِ تزویج پر قادر ہو لیکن اس کے جرثوموں میں تولیدی صلاحیت نہ ہو یا باہر سے جرثومے نہ ہوں، اس صورت میں کسی اور مرد کے جرثومے اور عورت کے انڈے لے کر ٹیوب میں رکھ دیتے ہیں اور اس کے بعد رحم میں منتقل کر دیتے ہیں۔

- مرد میں تولیدی جرثومے بھی ہوں اور وہ عملِ تزویج پر قادر بھی ہو لیکن کسی خرابی کے باعث وہ جرثومے نسوانی نالی تک نہ پہنچ سکتے ہوں اس صورت میں مرد کے جرثومے اور عورت کے انڈے کو ٹیسٹ ٹیوب میں رکھ دیتے ہیں۔

عورت کی وہ خرابیاں جن کی وجہ سے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی ضرورت پڑتی ہے: عورت کی جن خرابیوں کی بناء پر حصولِ ولادت کے لیے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی ضرورت پڑتی ہے حسبِ ذیل ہیں:

- عورت میں سرے سے وہ عضو(OVARY) نہ ہو جس سے انڈے خارج ہوتے ہیں، اس صورت میں تولید کے لیے کسی اور عورت کی ضرورت ہوگی اور مرد کے جرثومے اور دوسری عورت کے انڈوں کا ٹیوب میں ملاپ کرا کر اس مادے کو عورت کے رحم میں رکھ دیا جائے گا۔
- اس عضو(OVARY) میں کوئی پیدائشی خرابی ہو جس کی وجہ سے انڈے خارج نہ ہوں۔
- اس عضو(OVARY) میں رسولی ہو۔
- نسوانی نالی(FALLOPIAN TUBE) سکڑ جائے جس کی وجہ سے کاشت شدہ انڈے رحم کی طرف سفر نہ کر سکیں، تو پھر مرد کے جرثوموں اور عورت کے انڈوں کو ٹیسٹ ٹیوب میں رکھ دیتے ہیں۔
- اس نالی میں انفیکشن(Infection) یا کوئی اور خرابی ہو، تب بھی عورت کے انڈوں اور مرد کے جرثوموں کو ٹیوب میں رکھ دیتے ہیں۔
- رحم کی ساخت میں کوئی ایسی خرابی ہو جس کی وجہ سے مرد کا جرثومہ نسوانی نالی میں نہ پہنچ سکے، ایسی صورت میں بھی ٹیوب کی ضرورت پیش آتی ہے۔
- عورت کے رحم میں ایسی خرابی ہو جس کی وجہ سے اس میں بچہ بننے کا عمل نہ ہوتا ہو ایسی صورت میں خلیات میں منتقل انڈوں کو ٹیسٹ ٹیوب سے نکال کر کسی اور عورت کے رحم میں رکھ دیا جاتا ہے جبکہ اس عورت نے اس مقصد کے لیے پیشکش کی ہو۔

جائز صورت: میاں بیوی کے درمیان

اگر میاں بیوی کے درمیان فطری طریقے سے اولاد پیدا ہونے میں کوئی طبی رکاوٹ ہو، تو درج ذیل شرائط کے ساتھ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا طریقہ جائز قرار دیا گیا ہے:

- نطفہ اور بیضہ :مادہ منویہ (Sperm) شوہر کا ہو اور بیضہ (Egg) صرف اس کی منکوحہ بیوی کا ہو۔
- پیدائش کا عمل :بار آوری (Fertilization) کے بعد اسے اسی بیوی کے رحم (Womb) میں منتقل کیا جائے۔
- امانت و دیانت :پورے عمل کے دوران اس بات کا سو فیصد یقین ہو کہ کسی دوسرے مرد کا مادہ یا کسی دوسری عورت کا بیضہ شامل نہیں ہوا۔

Zygote: مخلوط نطفہ

جدید اصطلاح میں اسے Zygote یا Fertilized ovum کہتے ہیں۔ یہ انسانی حیات کی ارتقاء و نشوونما کے لیے مکمل یونٹ کے طور پر کام کرتا ہے۔ قرآنِ مجید میں اس حقیقت کی طرف واضح اشارہ کیا گیا ہے:

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍاَمْشَاجٍ [2]

بیشک ہم نے انسان کو مخلوط نطفے سے پیدا کیا۔

یہاں "نطفہ امشاج" سے مراد وہ ملا جلا مادہ (Mingled fluid) ہے جو مرد اور عورت کے خلیوں کے ملاپ سے بنتا ہے۔اس سے پہلے بنیادی طور پر تین مراحل ہوتے ہیں:

1. شوہر کا نطفہ حاصل کرنا۔
2. بیوی کا نطفہ حاصل کرنا۔
3. زوجین کے نطفوں کا ٹیسٹ ٹیوب میں اختلاط۔

اس کے بعد جب انڈے کی شکل اختیار ہوتی ہے تو پھر اس کو مادرِ رحم میں منتقل کیا جاتا ہے۔

انڈے کی رحم مادر میں منتقلی

جب سپرم (Sperm) اور بیضہ (Ovum) کا ملاپ ہو جاتا ہے تو انڈا رحم (Uterus) میں منتقل ہو جاتا ہے۔ اس مرحلے کو Implantation of egg کہتے ہیں۔ قرآنِ مجید اس مرحلے کا ذکر ان الفاظ میں کرتا ہے:

وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى[3]

اور ہم جسے چاہتے ہیں (ماؤں کے) رحموں میں ایک مقررہ مدت تک ٹھہرائے رکھتے ہیں۔

آیت کی طبی تشریح یوں کی جاسکتی ہے کہ یہ انڈا رحم مادر میں بڑھتا ہے اور اس کی زمین کے اندر جڑوں کی طرح لمبائی میں پھیل جاتا ہے اور رحم کی دیواروں سے اپنی خوراک حاصل کرتا ہے۔

علقہ (Hanging Mass) کی ابتداء

اگلا مرحلہ "علقہ" کا ہے، جسے انگریزی میں Hanging mass کہا جاتا ہے۔ رحم مادر میں پرورش پانے والا نطفہ رحم کے ساتھ معلق ہو جاتا ہے اور جم جاتا ہے۔ یہ وہ مرحلہ ہے جہاں سے جنین کی باقاعدہ شکل بننا شروع ہوتی ہے۔[4] درج ذیل صورتیں قرآن و حدیث کے احکامات کی رو سے قطعاً حرام ہیں:

- تیسرے فریق کی شمولیت: اگر کسی غیر مرد کا مادہ (Sperm Donor) یا کسی غیر عورت کا بیضہ (Egg Donor) استعمال کیا جائے۔
- کرائے کا رحم: (Surrogacy) میاں بیوی کا مادہ تو ہو لیکن بچہ کسی دوسری عورت کے رحم میں پروان چڑھایا جائے، یہ بھی ناجائز ہے کیونکہ قرآن نے ماں اسے قرار دیا ہے جس نے اسے جنم دیا۔

الَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنكُم مِّن نِّسَائِهِم مَّا هُنَّ أُمَّهَاتِهِمْ ۖ إِنْ أُمَّهَاتُهُمْ إِلَّا اللَّائِي وَلَدْنَهُمْ ۚ وَإِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُورًا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ[5]

تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں یعنی انہیں ماں کہہ دیتے ہیں، وہ ان کی مائیں نہیں ہیں ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنا ہے اور بے شک یہ لوگ ایک ناپسندیدہ اور جھوٹی بات کہتے ہیں اور یقیناً اللہ بہت معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔

- نکاح کا ختم ہونا: اگر شوہر کی وفات ہو جائے یا طلاق ہو جائے، تو اس کے بعد اس کے منجمد مادہ (Frozen Sperm) سے حمل ٹھہرانا شرعاً جائز نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ[6]

اے نبی! آپ مؤمن مردوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے۔ بے شک اللہ اس سے باخبر ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔

حدیث سے استدلال

احادیثِ مبارکہ میں نسب کی حفاظت پر بہت زور دیا گیا ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ، فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَام[7]

جس شخص نے جان بوجھ کر اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کی یعنی خود کو کسی دوسرے کا بیٹا ظاہر کیا، جبکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے، تو اس پر جنت حرام ہے۔

ٹیسٹ ٹیوب بے بی میں اگر غیر کا مادہ شامل ہو تو نسب مشتبہ ہو جاتا ہے۔ اِسلام میں دوسرے کے بچے کو گود لینا جائز ہے، جبکہ ٹیسٹ ٹیوب کے ذریعے بچہ حمل کو گود لینے کے مترادف ہے۔ اس عمل کی حرمت کے حوالے سے کوئی نص صریح نہیں ہے۔ یہاں میڈیکل کے نظریے کو دیکھتے ہوئے فیصلہ قیاس اور اجتہاد پر ہوگا۔ صرف احتیاط یہ ہوگی کہ ان دونوں مرد اور عورت کے ہی جراثیم ہوں گے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں عورتوں کو مردوں کے لیے نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ کہا گیا ہے اور پھر فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ، یہاں حرث میں تخم بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ نیز حدیث مبارکہ میں ہے کہ:

عن رويفع بن ثابت الأنصاري قال: قال رسول الله ﷺ: لا يحل لامرئ يؤمن بالله واليوم الآخر أن يسقي ماءه زرع غيره[8]

حضرت رُویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کسی ایسے شخص کے لیے جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو، یہ حلال نہیں ہے کہ وہ اپنا پانی (نطفہ) کسی دوسرے کی کھیتی (یعنی دوسرے کے نکاح یا عدت میں موجود عورت) کو سیراب کرنے کے لیے استعمال کرے۔

کتب میں تحریر ہے کہ:

البحر عن المحيط ما نصه إذا عالج الرجل جاريته فيما دون الفرج فأنزل... الجارية ماله في شيء، فاستدخلته فرجها في حدثان ذلك فعلقت الجارية وولدت [9]

اگر کسی شخص نے اپنی لونڈی کے ساتھ شرمگاہ کے علاوہ (دیگر اعضاء سے) چھیڑ چھاڑ کی اور اسے انزال ہو گیا... اس کے بعد (اسی وقت) لونڈی نے وہ مادہ اپنی شرمگاہ میں داخل کر لیا اور اس سے وہ حاملہ ہو گئی اور بچہ پیدا ہوا... (تو اس صورت میں نسب ثابت ہو جائے گا)۔

اِسلام بیماریوں کے علاج کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

تَدَاوَوْا عِبَادَ اللَّهِ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُنَزِّلْ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً أَوْ دَوَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ :الْهَرَمُ[10]

اے اللہ کے بندو! علاج کروایا کرو، کیونکہ اللہ عزوجلّ نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کی شفا یا دوا بھی نازل نہ کی ہو، سوائے ایک بیماری کے، اور وہ بڑھاپا ہے۔

بانجھ پن کو ایک طبی عذر مانتے ہوئے جائز حدود میں اس کا علاج (IVF) درست ہے۔ اگر اس کو فقہی قواعد کی روشنی

میں دیکھا جائے تو درج ذیل قواعد ملتے ہیں، ان تمام رخصتوں کی بنیاد درج ذیل مشہور فقہی قواعد پر ہے:

1. الضَّرُورَاتُ تُبِيحُ الْمَحْظُورَاتِ[11]۔ ضرورتیں ممنوعہ چیزوں کو جائز کر دیتی ہیں۔
2. الْمَشَقَّةُ تَجْلِبُ التَّيْسِيرَ[12]۔ تنگی آسانی کو کھینچ لاتی ہے۔
3. الضَّرُورَةِ يَتَقَدَّرُ بِقَدْرِهَا[13] ضرورت صرف اتنی ہی جائز ہے جتنی کہ اس کی حاجت ہو۔
4. فتاویٰ ہندیہ میں ہے: اِمْرَأَةٌ أَصَابَتْهَا قَرْحَةٌ فِي مَوْضِعٍ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ، لَا يَحِلُّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا، لَكِنْ تَعَلَّمُ امْرَأَةً تُدَاوِيهَا، فَإِنْ لَمْ يَجِدُوا امْرَأَةً تُدَاوِيهَا، وَلَا امْرَأَةً تَتَعَلَّمُ ذٰلِكَ إِذَا عُلِّمَتْ، وَخِيفَ عَلَيْهَا الْبَلَاءُ أَوِ الْوَجَعُ أَوِ الْهَلَاكُ، فَإِنَّهُ يُسْتَرُ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ الْقَرْحَةِ، ثُمَّ يُدَاوِيهَا الرَّجُلُ وَيَغُضُّ بَصَرَهُ مَا اسْتَطَاعَ إِلَّا عَنْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ، وَلَا فَرْقَ فِي هٰذَا بَيْنَ ذَوَاتِ الْمَحَارِمِ وَغَيْرِهِنَّ؛ لِأَنَّ النَّظَرَ إِلَى الْعَوْرَةِ لَا يَحِلُّ بِسَبَبِ الْمَحْرَمِيَّةِ[14]

اگر کسی عورت کو جسم کے ایسے حصے پر زخم) پھوڑا (ہو جائے جہاں کسی مرد کے لیے دیکھنا جائز نہیں ہے، تو) کسی مرد کے لیے (اسے دیکھنا حلال نہیں۔ لیکن) پہلے کوشش کی جائے کہ (کوئی ایسی عورت مل جائے جو اس کا علاج کر سکے۔ اگر انہیں کوئی ایسی عورت نہ ملے جو علاج کر سکے اور نہ ہی کوئی ایسی عورت ملے جو) علاج نہ جاننے کی صورت میں (اسے سیکھ سکے، جبکہ مریضہ کے بارے میں شدید بیماری، ناقابلِ برداشت درد یا ہلاکت کا خوف ہو، تو ایسی صورت میں اس کے جسم کا تمام حصہ ڈھانپ دیا جائے گا سوائے اس زخم والی جگہ کے، پھر مرد اس کا علاج کرے گا اور جہاں تک ممکن ہو سکے گا اس مقام کے علاوہ اپنی نظریں نیچی رکھے گا اور اس معاملے میں محرم اور غیر محرم خواتین کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے، کیونکہ محرم ہونا ستر کو دیکھنے کو حلال نہیں کرتا۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

رجل عالج جاريته فيما دون الفرج فأنزل فأخذت الجارية ماءه في شيء فاستدخلته في فرجها فعلقت عند أبي حنيفة رحمه الله تعالى أن الولد ولده وتصير الجارية أم ولد له، كذا في فتاوى قاضي خان[15]

ایک شخص نے اپنی باندی سے فرج کے علاوہ میں مباشرت کی، پھر اسے انزال ہو گیا، تو باندی نے اس کی منی کو کسی چیز میں لے لیا اور اپنی فرج میں داخل کر دیا اور وہ حاملہ ہو گئی، تو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بچہ اس شخص کا ہو گا اور اس کی باندی اس کی ام ولد ہو جائے گی، یونہی فتاویٰ قاضی خان میں ہے۔

واضح رہے کہ اگر شوہر کا مادہ منویہ نکالنے اور بیوی کے رحم میں داخل کرنے کے عمل میں کسی اجنبی مرد اور عورت کا دخل نہ ہو، یعنی مادہ منویہ بھی شوہر کا ہی ہو اور اسی کی بیوی کے رحم میں ڈالا جائے اور یہ کام ڈاکٹر سے تربیت لے کر شوہر اور بیوی خود انجام دیں تو اس کی گنجائش ہے، لیکن اگر مادہ منویہ شوہر کے علاوہ کسی اور کا ہو، یا شوہر کے مادہ منویہ کو غیر فطری طریقہ سے نکالنے یا عورت کے رحم میں داخل کرنے میں تیسرے مرد یا عورت کا عمل دخل ہو اور اجنبی مرد یا عورت کے سامنے ستر کھولنے یا چھونے کی ضرورت پڑتی ہو تو اس طرح کرنے کی شرعاً اجازت نہیں، کیوں کہ حصول اولاد کی یہ کوشش شرعی اعتبار سے ضرورت کے دائرہ میں نہیں آتی ہے۔ فتاویٰ شامی میں ہے:

وَقَالَ فِي الْجَوْهَرَةِ :إِذَا كَانَ الْمَرَضُ فِي سَائِرِ بَدَنِهَا غَيْرَ الْفَرْجِ يَجُوزُ النَّظَرُ إِلَيْهِ عِنْدَ الدَّوَاءِ، لِأَنَّهُ مَوْضِعُ ضَرُورَةٍ، وَإِنْ كَانَ فِي مَوْضِعِ الْفَرْجِ، فَيَنْبَغِي أَنْ يُعَلِّمَ امْرَأَةً تُدَاوِيهَا فَإِنْ لَمْ تُوجَدْ وَخَافُوا عَلَيْهَا أَنْ تَهْلَكَ أَوْ يُصِيبَهَا وَجَعٌ لَا تَحْتَمِلُهُ يَسْتُرُوا مِنْهَا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا مَوْضِعَ الْعِلَّةِ ثُمَّ يُدَاوِيهَا الرَّجُلُ

وَيَغُضُّ بَصَرَهُ مَا اسْتَطَاعَ إِلَّا عَنْ مَوْضِعِ الْجُرْحِ۔[16]

اور الجوہرہ میں فرمایا :اگر بیماری شرمگاہ کے علاوہ باقی تمام بدن میں ہو تو علاج کے وقت اسے دیکھنا جائز ہے کیونکہ یہ ضرورت کا مقام ہے اور اگر بیماری شرمگاہ کی جگہ پر ہو تو مناسب یہ ہے کہ کسی عورت کو سکھایا جائے جو اس کا علاج کرے۔ پھر اگر ایسی عورت نہ ملے اور لوگوں کو اس (مریضہ) کی ہلاکت کا یا ایسے درد کا خوف ہو جو وہ برداشت نہ کر سکے، تو وہ (تیمار دار) اس کے جسم کے ہر حصے کو چھپا دیں سوائے اس جگہ کے جہاں بیماری ہے، پھر مرد اس کا علاج کرے اور جہاں تک ہو سکے اپنی نظریں نیچی رکھے سوائے زخم کی جگہ کے۔

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

ذَكَرَ شَمْسُ الْأَئِمَّةِ الْحَلْوَانِيُّ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى فِي شَرْحِ كِتَابِ الصَّوْمِ أَنَّ الْحُقْنَةَ إِنَّمَا تَجُوزُ عِنْدَ الضَّرُورَةِ، وَإِذَا لَمْ يَكُنْ ثَمَّةَ ضَرُورَةٌ وَلَكِنْ فِيهَا مَنْفَعَةٌ ظَاهِرَةٌ بِأَنْ يَتَقَوَّى بِسَبَبِهَا عَلَى الْجِمَاعِ لَا يَحِلُّ عِنْدَنَا ....كَذَا فِي الذَّخِيرَةِ[17]

شمس الائمہ حلوانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے شرح کتاب الصوم میں ذکر کیا ہے کہ حقنہ (Enema/اینیما) صرف ضرورت کے وقت ہی جائز ہے اور اگر وہاں کوئی طبی ضرورت نہ ہو لیکن اس میں کوئی ظاہری فائدہ ہو، مثلاً اس کے ذریعے جماع کی قوت حاصل کرنا مقصود ہو، تو ہمارے نزدیک یہ حلال نہیں ہے۔اسی طرح ذخیرہ میں بھی مذکور ہے۔

بدائع الصنائع میں ہے:

وَلَا يَجُوزُ لَهَا أَنْ تَنْظُرَ مَا بَيْنَ سُرَّتِهَا إِلَى الرُّكْبَةِ إِلَّا عِنْدَ الضَّرُورَةِ، بِأَنْ كَانَتْ قَابِلَةً فَلَا بَأْسَ لَهَا أَنْ تَنْظُرَ إِلَى الْفَرْجِ عِنْدَ الْوِلَادَةِ، وَكَذَا لَا بَأْسَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَيْهِ لِمَعْرِفَةِ الْبَكَارَةِ فِي امْرَأَةِ الْعِنِّينِ، وَالْجَارِيَةِ الْمُشْتَرَاةِ عَلَى شَرْطِ الْبَكَارَةِ إِذَا اخْتَصَمَا، وَكَذَا إِذَا كَانَ بِهَا جُرْحٌ أَوْ قَرْحٌ فِي مَوْضِعٍ لَا يَحِلُّ لِلرِّجَالِ النَّظَرُ إِلَيْهِ فَلَا بَأْسَ أَنْ تُدَاوِيَهَا، إِذَا عَلِمَتِ الْمُدَاوَمَةَ الْمُدَاوَاةَ، فَإِنْ لَمْ تَعْلَمْ تَتَعَلَّمْ ثُمَّ تُدَاوِيهَا، فَإِنْ لَمْ تُوجَدِ امْرَأَةٌ تَعْلَمُ الْمُدَاوَمَةَ الْمُدَاوَاةَ وَلَا امْرَأَةٌ تَتَعَلَّمُ وَخِيفَ عَلَيْهَا الْهَلَاكُ أَوْ بَلَاءٌ أَوْ وَجَعٌ لَا تَحْمِلُهُ يُدَاوِيهَا الرَّجُلُ، لَكِنْ لَا يَكْشِفُ مِنْهَا إِلَّا مَوْضِعَ الْجُرْحِ وَيَغُضُّ بَصَرَهُ مَا اسْتَطَاعَ۔[18]

اور عورت کے لیے (دوسری عورت کے) ناف سے لے کر گھٹنے تک کے حصے کو دیکھنا جائز نہیں ہے، سوائے ضرورت کے وقت۔ مثلاً اگر وہ دائی ہو تو ولادت (بچے کی پیدائش) کے وقت شرمگاہ کو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اسی طرح نامرد (عنین) کی بیوی کا کنوارہ پن معلوم کرنے کے لیے، یا اس لونڈی کے لیے جسے بکارت کی شرط پر خریدا گیا ہو اور (بکارت کے معاملے میں) جھگڑا ہو جائے، تو دیکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

اسی طرح اگر عورت کے جسم کے ایسے حصے پر زخم یا پھوڑا ہو جسے دیکھنا مردوں کے لیے جائز نہیں، تو کسی (دوسری) عورت کے لیے اس کا علاج کرنا جائز ہے بشرطیکہ وہ علاج کرنا جانتی ہو۔ اگر وہ نہ جانتی ہو تو پہلے سیکھے اور پھر علاج کرے۔ پھر اگر ایسی کوئی عورت نہ ملے جو علاج کرنا جانتی ہو اور نہ ہی کوئی ایسی عورت ملے جو سیکھ سکے اور مریضہ کے بارے میں ہلاکت، شدید بیماری یا ناقابلِ برداشت درد کا خوف ہو، تو ایسی صورت میں مرد اس کا علاج کر سکتا ہے۔ لیکن وہ مرد زخم کی جگہ کے علاوہ کچھ اور نہیں کھولے گا اور جہاں تک ہو سکے گا اپنی نظریں نیچی رکھے گا۔ علامہ ابن قدامہ حنبلیؒ لکھتے ہیں:

وَقَدْ قِيلَ إِنَّ الْمَرْأَةَ تَحْمَلُ مِنْ غَيْرِ وَطَاءٍ بِأَنْ يَدْخُلَ مَاءُ الرَّجُلِ فِي فَرْجِهَا، إِمَّا بِفِعْلِهَا أَوْ فِعْلِ غَيْرِهَا[19]

ایک قول یہ ہے کہ عورت بغیر وطی اور جماع کے بھی حاملہ ہو جاتی ہے بایں طور کہ مرد کا پانی عورت کی اندامِ

نہانی میں داخل کیا جائے خواہ عورت خود داخل کرے یا کوئی اور۔

الدر المنثور میں ہے:

وأخرج ابن أبي شيبة عن ابن سيرين قال: الفرج لا يعار[20]

اور ابن ابی شیبہؒ نے (امام) ابن سیرینؒ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: شرمگاہ (کا معاملہ) مستعار (عاریتاً) نہیں دیا جاتا۔

احسن الفتاویٰ میں ہے:

عورت کی شرمگاہ یا رحم میں کوئی ایسا مرض ہو جو جسمانی تکلیف و اذیت کا باعث ہو تو اس کا علاج طبیبہ سے کروانا جائز ہے، مرد طبیب سے جائز نہیں، البتہ اگر مرض مہلک یا نا قابلِ برداشت ہو اور طبیبہ میسر نہ ہو تو مرد طبیب سے علاج کروانا جائز ہے. ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے طریقہ کار میں کسی ایسے مرض کا علاج نہیں کیا جاتا جس کی وجہ سے کسی جسمانی تکلیف میں ابتلاء ہو، یہ دفعِ مضرتِ بدنیہ نہیں، بلکہ جلبِ منفعت ہے، اس لیے یہ عمل لیڈی ڈاکٹر سے کروانا انتہائی بے دینی کے علاوہ ایسی بے غیرتی و بے شرمی بھی ہے جس کے تصور سے بھی انسانیت کوسوں دور بھاگتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے جو اولاد حاصل کی گئی، وہ وبال ہی بنے گی۔[21]

الفقہ الاسلامی وادلتہ للزحیلی میں ہے:

التلقيح الصناعي:هو استدخال المني لرحم المرأة بدون جماع. فإن كان بماء الرجل لزوجته، جاز شرعاً، إذ لا محذور فيه۔۔۔وأما إن كان بماء رجل أجنبي عن المرأة، لا زواج بينهما، فهو حرام؛ لأنه بمعنى الزنا الذي هو إلقاء ماء رجل في رحم امرأة، ليس بينهما زوجية[22]

مصنوعی طور پر عورت کو حاملہ کرنا اور وہ منی کو عورت کے رحم میں بغیر ہمبستری کے داخل کرنا ہے اگر یہ معاملہ اپنی بیوی کے لیے شوہر کی منی کے ساتھ ہو تو شرعاً جائز ہے، کیونکہ اس میں کوئی قابل اجتناب چیز نہیں اور اگر یہ معاملہ اجنبی مرد کی منی کے ساتھ کسی ایسی عورت کے لیے ہو جن کے درمیان رشتہ زوجیت نہیں، تو یہ حرام ہے کیونکہ یہ زنا کے معنی میں ہے جس میں ایک ایسے مرد کی منی، ایک ایسی عورت کے رحم میں داخل کرنا ہے، جن کے مابین نکاح کا رشتہ نہیں۔

سعودی عالم شیخ محمد بن صالح عثیمین نے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے مشروط جواز کا فتویٰ دیتے ہیں کہ اگر اس علاج کی حاجت ہو تو ان تین شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم اس میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے: اوّل: اس امر میں پوری احتیاط کی جائے اور اس کو یقینی بنایا جائے کہ جرثومہ اور بیضہ زوجین کا ہی ہو، اس میں کسی اور اختلاط یا امتزاج کا امکان نہ ہو۔ دوم: مرد کا مادہ منویہ جائز طریقے سے ہی حاصل کیا جائے، جیسا کہ بیوی کی ٹانگوں یا ہاتھوں وغیرہ کے ذریعے۔ سوم: بیضہ کو جرثومہ سے ملاپ کے بعد، بیوی کے رحم میں ہی رکھا جائے۔ یہ جائز نہیں کہ کسی بھی صورت میں اس کو کسی اور عورت کے رحم میں رکھا جائے۔ کیونکہ اس سے آدمی کا پانی ایسی عورت کے رحم میں پہنچنا لازم آئے گا جو اس کے لئے حلال نہیں ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں، اپنی کھیتوں میں جس طرح چاہو آؤ اور اپنے لئے (نیک اعمال) آگے بھیجو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو اور جان رکھو کہ تم اس سے ملنے والے ہو اور ایمان والوں کو خوشخبری دیجئے۔" اللہ تعالیٰ نے کھیتی کو آدمی کی بیوی کے ساتھ خاص کر دیا اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ بیوی کے سوا دوسری عورت، بیج ڈالنے کے لئے ناجائز مقام ہے۔[23]

مذکورہ بالا حوالہ جات سے اخذ ہوتا ہے کہ مصنوعی بارآوری کا مذکورہ بالا طریقہ اس صورت میں جائز ہوگا، جب ٹیوب کے ذریعے عورت کے رِحم (ovary) میں رکھے جانے والے ایمبریو (embryo) کی تیاری میں استعمال ہونے والے تولیدی مادے یعنی مرد کے جرثومے اور عورت کے بیضے اسی جوڑے کے ہوں، جن کا آپس میں نکاح قائم ہو۔ اگر مرد و زن کا رشتہ آپس میں میاں بیوی کا نہ ہو تو پھر یہ عمل حرام اور زنا کے مترادف ہوگا۔ ڈاکٹر محمد طاہر القادری ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے بارے میں سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ ٹیسٹ ٹیوب بے بی (Test-Tube Baby) جائز ہے، مگر ہر صورت میں نہیں۔ مسلمان ملکوں اور ہمارے ہاں صرف ایک ہی صورت متداول ہے، باقی صورتیں صاف ظاہر ہے مسلمان ملکوں میں ان کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا، زنا کے زمرے میں آجاتی ہیں۔ وہ طریقہ صرف یہ ہے کہ مثلاً عورت کی بچہ دانی (Uterus) کی نالیاں بند ہوتی ہیں یا رحم کی غیر معمولی تنگی یا ایسی خرابی ہوتی ہے کہ بیج نہیں پہنچ پاتا۔ اب ایسی صورتوں میں ڈاکٹر اس خاتون (بیوی) کا بیضہ یا اووم (Ovam) لے لیتے ہیں اور اسی کے شوہر کا سپرم لے لیتے ہیں۔ یعنی دونوں بیج ایک ہی میاں بیوی کے ہوتے ہیں۔ اس طرح سپرم اور اووم لینے کے بعد ان کو ٹیسٹ ٹیوب میں اس طرح ملا دیتے ہیں کہ وہ فرٹیلائزیشن کا جو ایک ذرہ عمل ہے، جو اندرونِ جسم ہونا چاہیے تھا وہ یہاں ہو جاتا ہے اور وہ جراثیم آپس میں مل کر زندہ ہو جاتے ہیں۔ قدرت نے انسان کو جو تحقیق و استعداد اور طاقت و صلاحیت بخشی ہے اس سے کام لے کر اسے ٹیسٹ ٹیوب میں مکمل کر لیا جاتا ہے جب یہ ٹیسٹ ٹیوب میں مکمل ہو جاتا ہے تو اسے احتیاط سے ماں کے رحم میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔ تو ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا یہ طریقہ جو ہمارے یہاں متداول ہے، اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے، اس کا خیال رکھنا چاہیے کہ اور کوئی حرام عمل نہ ہو یعنی شوہر اور بیوی کے ہی بیج ہوں تو اس صورت میں کوئی امر مانع نہیں ہے۔ اس میں نسب کی بھی کوئی تبدیلی نظر نہیں آتی ہے۔[24]

پاکستانی شرعی عدالت کے سنائے گئے ایک فیصلے کے مطابق، اگر بچے کی پیدائش کی وجہ بننے والا سپرم اس کے قانونی والد ہی کا ہو اور بیضہ اس کی والدہ کا، جو متعلقہ مرد کی بیوی ہو، تو ایسی صورت میں طبی طریقۂ کار سے مصنوعی حمل ٹھہرانے کے بعد اگر ایمبریو دوبارہ اس بچے کی حقیقی والدہ ہی کے رحم میں رکھا جائے، تو یہ عمل مذہبی حوالے سے بھی قانون کے مطابق اور جائز ہوگا۔[25] 1978ء میں جب دنیا کا پہلا ٹیسٹ ٹیوب بچہ پیدا ہوا تو 1980ء میں مصر کی جامعہ الازہر نے اس حوالے سے فتویٰ جاری کیا جس میں کہا گیا کہ اگر آئی وی ایف میں استعمال ہونے والے ایگز بیوی اور سپرمز شوہر کے ہوں تو اس سے پیدا ہونے والا بچہ جائز اور شریعت کے مطابق ہوگا۔ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی پیدائش کا یہ غیر فطری طریقہ جس میں مرد کے مادہ منویہ اور اس کے جرثومے حاصل کر کے دوسری اجنبی عورت کے رحم میں غیر فطری طریقہ سے ڈالے جاتے ہیں اور مدتِ حمل پوری ہو جانے کے بعد جب بچہ پیدا ہو جاتا ہے تو مرد اُجرت دے کر بچہ لے لیتا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ "لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْقِيَ مَاءَهُ زَرْعَ غَيْرِهِ"[26] (کسی شخص کے لئے، جو اللہ اور یوم الآخرت پر ایمان رکھتا ہے، یہ حلال نہیں کہ وہ کسی غیر کی کھیتی کو پانی دے) اِسلام اپنی منکوحہ بیوی کے علاوہ سفاحت کے تمام طریقوں کو باطل اور حرام قرار دیتا ہے اور اس حکمت عملی سے درج ذیل مقاصد حاصل ہوتے ہیں (1): تحفظِ نسب (2) عائلی نظام کی پائیداری (3) شکوک و شبہات سے پاک نظام وراثت اور (4) فحاشی کا سدِ باب، اب اگر اس طریقہ کار کا آزادانہ استعمال کیا جائے تو مندرجہ بالا تمام مقاصد میں سخت گڑبڑ واقع ہو جائے گی اور اسلام کے معاشرتی اور اخلاقی نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ اولاد کے خواہشمند میاں بیوی کے جرثومے ناقص یا اولاد پیدا کرنے والے نہ ہونے کی بنا پر کسی ایسے اجنبی مرد کے جرثومے کو ملا کر بیوی کے رحم میں داخل کر دیں، جس کے جرثومے میں اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت ہو۔ مذکورہ دو صورتیں از روئے شرع ناجائز اور حرام ہیں، کیونکہ اجنبی مرد نے اجنبی عورت کے رحم میں اپنے مادہ منویہ کو داخل کیا ہے۔ البتہ ان دو صورتوں

میں جو اولاد پیدا ہو گی، اُن کا نسب قرآن وحدیث کے لحاظ سے اُس مرد سے ثابت نہ ہو گا جس کا مادہ منویہ اجنبی عورت کے رحم میں ڈالا گیا ہے، کیونکہ شریعت کے اصول میں ثبوتِ نسب کے لیے عورت کا منکوحہ ہونا ضروری ہے اور اجنبی عورت اولاد کے خواہشمند مرد کے لیے منکوحہ نہیں ہے، بلکہ یہ اجنبی عورت اگر کسی مرد کی منکوحہ ہے تو بچہ کا نسب اس عورت کے شوہر سے ثابت ہو گا، لیکن اگر اجنبی عورت بے شوہر ہے تو پھر بھی اجنبی مرد جس کے جرثومے سے بچہ پیدا ہوا ہے، اس سے نسب ثابت نہ ہو گا، بلکہ عورت ہی سے بچہ کا نسب ثابت ہو گا، بچہ کی نسبت عورت کی طرف کی جائے گی، اس کی قانونی حیثیت ولد الزنا کی ہو گی۔

ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعہ اولاد پیدا کرنے کا اور طریقہ یہ ہے کہ جس میں مرد اور عورت دونوں میاں بیوی ہوں، مگر فطری طریقہ سے ہٹ کر غیر فطری طریقہ سے مرد اور عورت دونوں کے جرثومے کو نکال کر خاص ترکیب سے بیوی کے رحم میں داخل کرتے ہیں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اس میں شوہر کے مادہ منویہ کو اپنی منکوحہ کے رحم میں داخل کیا گیا ہے، جو کہ ناجائز نہیں ہے، اس طرح اس سے اگر حمل ٹھہرا تو بچہ بھی ثابت النسب ہو گا، اس وجہ سے کہ یہ زنا کے حکم میں نہیں ہے اور اس میں گناہ بھی نہیں ہو گا، جبکہ دونوں کے جرثومے کو نکالنے اور داخل کرنے میں کسی اجنبی مرد یا عورت کا عمل دخل نہ ہو۔ ایک مرد کی دو یا دو سے زائد بیویاں ہیں۔ جن میں سے کوئی ایک بانجھ ہے۔ اس بانجھ عورت کا بیضہ حاصل کر کے ٹیسٹ ٹیوب میں مرد کا نطفہ شامل کر کے کسی تندرست بیوی کے رحم میں یہ نطفہ امشاج رکھ دیا جائے یا اس کے برعکس یعنی اگر بانجھ عورت کے بیضہ یعنی جرثومہ میں نقص ہے تو وہ کسی دوسری بیوی کا لے کر یہی طریق کار استعمال کر کے بانجھ عورت کے رحم میں رکھ دیا جائے۔ اس طریق کار میں کچھ قباحت نہیں۔ اس کا نسب تو بہر حال باپ سے ہی چلے گا۔ لیکن وراثت کا تعلق اس ماں سے ہو گا جس نے اسے جنا ہے۔ کویتی موسوعہ فقہیہ میں ہے کہ:

انتهاء النكاح :يَنْتَهِي النِّكَاحُ وَتَنْفَصِمُ عُقْدَتُهُ بِأُمُورٍ :أ - الْمَوْتُ :تَنْحَلُّ رَابِطَةُ الزَّوْجِيَّةِ إِذَا مَاتَ أَحَدُ الزَّوْجَيْنِ. وَلَكِنَّهُ مَعَ ذَلِكَ يَتَرَتَّبُ عَلَى النِّكَاحِ الَّذِي انْتَهَى بِالْمَوْتِ أَحْكَامٌ، مِنْهَا:الف۔أَنَّ مَنْ بَقِيَ مِنَ الزَّوْجَيْنِ يَرِثُ مَنْ مَاتَ مِنْهُمَا.وَأَنَّ الزَّوْجَةَ تُحِدُّ وَتَعْتَدُّ إِنْ تُوُفِّيَ الزَّوْجُ.ب - الطَّلاقُ :وَهُوَ حَلُّ عُقْدَةِ النِّكَاحِ بِقَوْلٍ مَخْصُوصٍ.ج - الْخُلْعُ :وَهُوَ فِرَاقُ الرَّجُلِ زَوْجَتَهُ بِبَدَلٍ يَحْصُلُ لَهُ.د - الْفَسْخُ :وَهُوَ نَقْضُ عَقْدِ النِّكَاحِ بِسَبَبٍ مِنْ أَسْبَابِهِ.[27]

نکاح کا اختتام اور اس کی گرہ بعض امور کی بنا پر کھل جاتی ہے۔ (1) پہلا سبب موت ہے: اگر زوجین میں سے کوئی ایک فوت ہو جائے تو ازدواجی تعلق ختم ہو جاتا ہے۔ تاہم موت کی بنا پر ختم ہونے والے نکاح میں بعض شرعی احکام کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے: جن میں سے یہ ہے کہ زوجین میں سے زندہ رہ جانے والے کو فوت شدہ کی وراثت میں سے حصہ ملتا ہے اور فوت شدہ شوہر کی بیوی کے لئے ضروری ہے کہ اظہارِ افسوس کے طور پر شوہر کے لئے عدت گزارے۔ (2) نکاح ختم ہو جانے کا دوسرا سبب طلاق اور (3) تیسرا سبب خلع ہے۔

نتیجہ بحث

ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے حوالے سے مذکورہ بالا تحقیق کا نتیجہ یہ ہے کہ اگر میاں بیوی زندہ ہوں، نکاح قائم ہو اور مادہ بھی صرف ان ہی دونوں کا ہو، تو ٹیسٹ ٹیوب بی بی (Test-Tube Baby) ایک طبی علاج (Medical Treatment) کے طور پر جائز ہے۔ تاہم، احتیاط کے پیشِ نظر ڈاکٹروں کا امانت دار (Honest) ہونا اور اختلاطِ نسب (Miscegenation) کے خدشے سے پاک ہونا لازمی ہے۔

References

1 Al-Qurʾān, 17:70.
2 Al-Qurʾān, 76:2.
3 Al-Qurʾān, 22:5.
4 Muḥammad Ṭāhir al-Qādirī, Islām aur Jadīd Sāʾins (Lahore: Minhāj al-Qurʾān Publications, 2001), p. 515.
5 Al-Qurʾān, 58:2.
6 Al-Qurʾān, 24:30.
7 Al-Bukhārī, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Ismāʿīl, al-Jāmiʿ al-Musnad al-Ṣaḥīḥ al-Mukhtaṣar (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 2015), ḥadīth no. 676.
8 Al-Tabrīzī, Walī al-Dīn Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn ʿAbd Allāh al-Khaṭīb, Mishkāt al-Maṣābīḥ (Lahore: Maktabah Raḥmāniyyah, n.d), ḥadīth no. 3177.
9 Ibn Nujaym al-Miṣrī al-Ḥanafī, al-Baḥr al-Rāʾiq Sharḥ Kanz al-Daqāʾiq (Quetta: Maktabah Islāmiyyah, n.d), 3:528.
10 Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ashʿath al-Sijistānī, Sunan Abī Dāwūd (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, n.d), ḥadīth no. 3855.
11 Ṣadr Aḥmad Jawdat Pāshā, Majallat al-Aḥkām al-ʿAdliyyah (Karachi: Kārkhānah Tijārāt-i Kutub), 1:18.
12 Ibn Nujaym, Zayn al-Dīn ibn Ibrāhīm, al-Ashbāh wa-al-Naẓāʾir (Lahore: Maktabah Rashīdiyyah, 1999), p. 64.
13 Ḥasan ibn ʿAmmār al-Shurunbulālī, Marāqī al-Falāḥ Sharḥ Matn Nūr al-Īḍāḥ (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 2010), 1:60.
14 Imām Fakhr al-Dīn Ḥasan ibn Manṣūr Qāḍī Khān, Fatāwā Qāḍī Khān (Peshawar: Maktabah Islāmiyyah, n.d), 5:330.
15 al-Fatāwā al-Hindiyyah (al-maʿrūf bi-Fatāwā ʿĀlamgīrī) (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah), 4:114.
16 Ibn ʿĀbidīn al-Shāmī, Sayyid Muḥammad Amīn ibn ʿUmar, Radd al-Muḥtār ʿalā al-Durr al-Mukhtār (Fatāwā Shāmī) (Cairo: Dār al-Fikr), 6:371.
17 Ibid., 5:330.
18 Al-Kāsānī, ʿAlāʾ al-Dīn Abū Bakr ibn Masʿūd, Badāʾiʿ al-Ṣanāʾiʿ fī Tartīb al-Sharāʾiʿ (Lahore: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah), 6:499.
19 Ibn Qudāmah al-Maqdisī, Muwaffaq al-Dīn, al-Mughnī maʿ al-Sharḥ al-Kabīr (Beirut: Dār al-Fikr, 1984), 8:178.
20 Al-Suyūṭī, Jalāl al-Dīn ʿAbd al-Raḥmān ibn Abī Bakr, al-Durr al-Manthūr fī al-Tafsīr bi-al-Maʾthūr (Beirut: Dār al-Fikr), 6:89.
21 Rashīd Aḥmad Ludhyānvī, Aḥsan al-Fatāwā (Karachi: Dār al-Ishāʿat, n.d), 8:214.
22 Al-Zuḥaylī, Wahbah ibn Muṣṭafā, al-Fiqh al-Islāmī wa-Adillatuh (Damascus: Dār al-Fikr, 2016), 4:2649.
23 Ibn Taymiyyah, Majmūʿ al-Fatāwā (Beirut: Dār al-Fikr), 17:27.
24 ʿAṣr-e-Ḥāḍir ke Jadīd Masāʾil aur Dr. Muḥammad Ṭāhir al-Qādirī (Karachi: Minhāj Book Bank n. d), p. 36.
25 http/www.dw.com/ur/a-37674672, accessed April 18, 2023.
26 Al-Tabrīzī, Mishkāt al-Maṣābīḥ, ḥadīth no. 3177.
27 al-Mawsūʿah al-Fiqhiyyah al-Kuwaytiyyah (Kuwait: Wizārat al-Awqāf wa-al-Shuʾūn al-Islāmiyyah, 2009), 41:315.